REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۱ ظہور ۱۳۳۹ھش | ۱۱ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد ——

ایبٹ آباد ۹ اگست بوقت ۸ بجے شب بذریعہ فون

"رات حضور کو نیند آگئی۔ آج طبیعت کل جیسی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

فلپائن میں ہولناک طوفان سے آٹھ کشتیاں ڈوب گئیں

درجنوں افراد ہلاک، پندرہ لاکھ ڈالر کے نقصان کا اندازہ

منیلا ۱۰ اگست۔ آج کل فلپائن میں ہولناک طوفان آیا ہوا ہے۔ کل اس طوفان میں ماہی گیروں کی آٹھ کشتیاں ڈوب گئیں۔ ایک کشتی کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا۔ نیز مزید سات کشتیاں سخت مصیبت میں پھنسی ہوئی ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق وسطی فلپائن میں زبردست طوفان باد کے ساتھ بارش بھی بہت زور شور سے ہو رہی ہے۔ جس کشتی کا اب تک کوئی پتہ نہیں چلا۔ اس میں سولہ آدمی سوار تھے۔ اس کی تلاش کے لئے بحری اور ہوائی جہاز روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ جو کشتیاں ڈوب چکی ہیں ان پر سوار افراد میں سے ۳۰ کے بارہ میں گمان ہے کہ وہ ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ جو سات کشتیاں ابھی تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں ان میں ۵۲ آدمی سوار ہیں۔ طوفان کی رفتار ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ سے زائد ہے۔ اور اس کا رخ جزائر اوکی ناوا کی جانب ہے۔ اب تک فلپائن میں اس کی وجہ سے جو مالی نقصان ہوا ہے۔ اس کی مالیت کا اندازہ ۱۵ لاکھ ڈالر ہے۔

ہر قسم کی سیاسی سرگرمیاں اور آئین پر تبصروں کی اشاعت ممنوع ہے

خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف انتہائی سخت کارروائی کی جائے گی

راولپنڈی ۱۰ اگست۔ حکومت نے پھر یہ اعلان کیا ہے کہ ہر قسم کی سیاسی سرگرمیوں اور آئین پر تبصروں کی اشاعت و تشہیر کے خلاف انتہائی سخت کارروائی کی جائیگی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے حکومت کی توجہ بعض بنیادی جمہوریتوں کی ان قراردادوں اور بیانات کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ جن میں ایک خاص طرز کے آئین کی حمایت کی گئی ہے۔ اسی طرح کے ہتھکنڈے سابق جماعت اسلامی کے کچھ ارکان اختیار کر رہے ہیں تاکہ عوام کو گمراہ کیا جا سکے۔ یہ لوگ اس انتباہ کو نظر انداز کر رہے ہیں جو مارشل لاء حکام کی طرف سے ۳ جولائی ۱۹۶۰ء کو کیا گیا تھا۔ مرکزی حکومت متعلقہ لوگوں کے نوٹس میں یہ بات پھر لانا چاہتی ہے کہ ایسے نظریات کی تشہیر و اشاعت (خواہ وہ بنیادی جمہوریتوں کی طرف سے ہو یا دوسرے افراد اور گروہوں کی جانب سے) پاکستان میں نافذ موجودہ قوانین کی خلاف ورزی کے مترادف ہے اور اس پر مارشل لاء کے ضابطے کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ لہٰذا سب لوگوں کو ہر قسم کی سیاسی سرگرمی اور کسی خاص طرز کے آئین کی حمایت اور مخالفت میں نظریات کی اشاعت و تشہیر کے خلاف آخری بار تنبیہ کی جاتی ہے۔ اگر آئندہ ایسی خلاف ورزی کی گئی تو مارشل لاء حکام کی وارننگ کے مطابق انتہائی سخت کارروائی کی جائے گی۔

پاکستان کی سلامتی کے لئے دعائیں

راولپنڈی ۱۰ اگست۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے پاکستان کے سب مردوں عورتوں اور بچوں سے کہا ہے کہ وہ ۱۴ اگست کو انفرادی اور اجتماعی طور پر پاکستان کی سلامتی، استحکام اور فارغ البالی کے لئے دعائیں مانگیں۔ صدر نے کہا ہے کہ یوم آزادی قومی مسرت و شادمانی اور شکرانے کا دن ہے۔ اور اسے منانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس تقریب سعید پر بڑے خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی جائیں۔

ربوہ میں آج پھر بجلی کی رو بند رہی

ربوہ ۱۰ اگست۔ آج صبح یہاں دفتری اوقات کے دوران ساڑھے آٹھ بجے کے بعد سے قریباً سوا گھنٹے تک بجلی کی رو پھر بند رہی۔

نہر لوئر باری دوآب میں شگاف پڑ گیا

نئی دہلی ۱۰ اگست۔ ہفتہ کو امرتسر سے قریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر سرکیاں کے قریب نہر لوئر باری دوآب میں ستر فٹ چوڑا شگاف پڑ گیا۔ چنانچہ مادھو پور ہیڈ ورکس سے پانی کی سپلائی فوری طور پر بند کر دی گئی۔

پنڈت نہرو ستمبر کے تیسرے ہفتے راولپنڈی آئیں گے۔

نئی دہلی ۱۱ اگست۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو نے حکومت پاکستان کو اطلاع دی ہے کہ اگر نہری تنازعہ سلجھ گیا۔ تو وہ ستمبر کے تیسرے ہفتے میں معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے راولپنڈی آئیں گے۔

اُمِ مظفر احمد کی تشویشناک علالت

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی ——

ام مظفر احمد کو کل صبح جو چوٹ ٹانگ میں آئی تھی اور اس کی وجہ سے شدید درد اور بے چینی تھی اسے دیکھنے کے لئے ڈاکٹر کرنل حسن دین صاحب سول سرجن لائل پور اور ڈاکٹر رفیق امانت علی صاحب ایکسرے والے لائل پور سے تشریف لائے۔ شدت درد کی وجہ سے دو دفعہ وقفہ وقفہ کے ساتھ مارفیا کا ٹیکہ کیا گیا اور قریباً بے ہوشی کی حالت میں رکھا گیا۔ ایکسرے سے ظاہر ہوا ہے کہ دائیں ٹانگ کی ہڈی میں جو انگریزی میں نک آف فیمر کہلاتی ہے فریکچر ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کرنل حسن دین صاحب نے ایکسرے کا نتیجہ اپنی رائے لکھ کر لاہور بھجوایا ہے اور وہاں سے ہدایت آنے پر اگلا قدم اٹھایا جائے گا۔ رات بڑے درد اور بے چینی میں گذری۔ قریب کی گذشتہ تشویشناک بیماری کے اس قدر جلد بعد اس حادثہ نے ام مظفر احمد کو بالکل نڈھال کر رکھا ہے۔ اور کمزوری اور بے چینی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور چونکہ ٹانگ ایک لوہے کے فریم میں باندھ دی گئی ہے۔ اس لئے اس کی وجہ سے مزید بے چینی ہے۔ احباب کرام اس عاجزہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں جس کے گذشتہ چھ سال مختلف قسم کی انتہائی جسمانی تکلیفوں میں گذرے ہیں۔ ربّ ارحم ارحم ارحم

نوٹ:۔ لاہور سے ڈاکٹروں کا مشورہ موصول ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ہسپتال میں علاج کرانا مناسب ہے۔ چنانچہ اب ام مظفر احمد کو کل صبح لاہور لے جانے کی تجویز ہے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۰-۸-۶۰

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱/ اگست ۱۹۶۰ء

اسلام کی تبلیغ واشاعت

افریقہ میں اسلام کے متعلق امریکہ کے مشہور پادری بلی گراہم نے افریقہ کے دورے سے واپس جاکر امریکہ میں جو بیان دیا تھا اس میں اس نے تسلیم کیا تھا کہ افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام زیادہ کامیاب ہو رہا ہے اس بیان کے متعلق معاصر نوائے وقت کے امریکہ میں مقیم نمائندہ خصوصی جناب حفیظ صاحب نے ایک تفصیلی تبصرہ معاصر میں شائع کرایا تھا جس میں ذکر کیا گیا تھا کہ سوا "جماعت احمدیہ" کے افریقہ میں کوئی مسلمانوں کی جماعت اشاعت و تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا نہیں کررہی اسلئے آپ نے توجہ دلائی تھی کہ خاص کر مودودی صاحب اس کام کی طرف متوجہ ہوں۔ مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بھارت اور پاکستان کے اکثر اسلامی اخبارات نے "افریقہ میں اسلام" کے زیر عنوان نوٹ لکھے ہیں اور بڑی خوشی کا اظہار بھی کیا ہے کہ افریقہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور عیسائیت باوجود بے شمار ذرائع اور پانی کی طرح دولت بہانے کے اسلام کے مقابلہ میں شکست کھا رہی ہے۔ اس ضمن میں کراچی کے ایک اخبار نے حال ہی میں ایک اداریہ بعنوان "اسلام کا معجزہ" رقم کیا ہے۔ اس اداریہ میں فاضل مدیر نے یہ بیان کرکے کہ "چند ماہ ہوئے ایک مشہور امریکی پادری مسٹر بلی گراہم حالات کا جائزہ لینے کے لئے افریقہ بھیجے گئے تھے۔ اب انہوں نے واپس آکر کہا ہے کہ اسلام پورے افریقہ میں مسیحیت کے لئے زبردست چیلنج بن گیا ہے اگر مغربی مشنری سخت کوشش کے بعد تین افریقیوں کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں تو اسکے مقابلہ میں اسلام کسی خاص کوشش کے بغیر سات افراد کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔" اس کے بعد معاصر مذکور کے مدیر محترم لکھتے ہیں:۔

"امریکی کلیسا کے بعض ممتاز باخبر رہنماؤں نے پادری بلی گراہم کے اس اندازے کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ افریقہ میں اسلام کی رفتار ترقی مسیحیت کے مقابلے میں دس گنا زیادہ ہے۔ یعنی اگر تین افریقی عیسائی مذہب قبول کرتے ہیں تو اس کے مقابلے میں سات نہیں بلکہ تیس افراد مشرف بہ اسلام ہوتے ہیں۔

پادری گراہم نے اپنے طویل دورے میں افریقہ کے مختلف علاقوں کا جائزہ لینے کے بعد بتایا کہ آجکل مغربی اور وسطی افریقہ میں اسلام کی رفتار ترقی زیادہ تیز ہے اور ہر مہینے سینکڑوں باشندے برضا و رغبت اسلام قبول کر لیتے ہیں پادری موصوف کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کی اشاعت صرف خانہ بدوش یا نیم متمدن قبائل تک محدود نہیں بلکہ وہ بہت سے تعلیم یافتہ افریقی بھی جنہوں نے مشنری اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کی تھی اور برسوں پیشتر عیسائی مذہب قبول کر چکے تھے کافی تعداد میں اسلام کی حلقہ بگوشی اختیار کر رہے ہیں۔ سالہا سال کی طویل مدت میں ایک مثال اس قسم کی نہیں پائی جاتی کہ کسی شخص نے اسلام قبول کرلینے کے بعد اسے ترک کیا ہو۔ لیکن افریقی عیسائیوں میں مسیحیت ترک کرکے مشرف با اسلام ہو جانے کے واقعات عام ہیں۔"

اسکے بعد مدیر محترم نے امریکی عیسائی طبقہ کی رائے اسپارہ میں ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:۔

"امریکہ کے مذہبی رہنماؤں نے تمام حالات کا جائزہ لینے کے بعد افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی کے دو خاص سبب قرار دیئے ہیں

(۱) افریقی عوام کی قومی و نسلی بیداری

(۲) اسلام کی سادگی اور مساوات

پرانے تجربہ کار مشنریوں کا کہنا ہے کہ چند سال پیشتر تک اسلام زیادہ تر شمالی افریقہ کے عرب ممالک (مصر، لیبیا، تونس، الجزائر اور مراکش تک محدود تھا سوڈان اور صومالیہ وغیرہ میں بھی ترقی کی کوئی خاص علامت نہ تھی اور سیاسی اقتصادی اور تعلیمی پسماندگی کی وجہ سے زیادہ تر باشندے توہمات میں مبتلا تھے۔ صحرائے اعظم کے جنوب میں کسی مسلمان مبلغ کی شکل شاذو نادر ہی نظر آتی تھی لیکن افریقی عوام کی حالیہ قومی و نسلی بیداری نے اسلام کی اشاعت کے لئے وسیع میدان پیدا کر دیا ہے اور اس وقت براعظم کے ان علاقوں میں بھی اسلام کی تبلیغ موثر انداز میں ہو رہی ہے جو مغربی مشنریوں کے خیال میں مایوس کن حد تک پسماندہ دشوار گذار اور افتادہ تھے۔ قومی و نسلی جذبات کی بیداری سے افریقی عوام کے دلوں میں یہ بات نقش کالحجر ہو گئی ہے کہ عیسائی مذہب گوری قوموں کا مذہب اور یورپ کی سامراجی طاقت کے ذریعہ افریقی عوام کو غلام بنانے کے لئے افریقہ میں داخل ہوا ہے اسکے مقابل پر اسلام رنگ و نسل کے امتیاز سے بالا تر ہے اس کی نظر میں تمام بنی نوع انسان برابر ہیں اور وہ مظلوموں کا ہمدرد ہے افریقی عوام کے اس رجحان نے چند سال کے اندر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وسیع دروازہ کھولدیا ہے۔ افریقہ کے وہ بہت سے سیاسی و سماجی کارکن جنہیں یورپین قوموں کے شرمناک نسلی تعصبات کا نشانہ بننا پڑا تھا چند سال کے عرصے میں رضاکارانہ طور پر اسلام کے پرجوش مبلغ بن گئے اور انہوں نے افریقی قبائل کو یہ پیغام حق سنایا کہ اگر مغربی قوموں کی غلامی اور رنگ و نسل کے شرمناک امتیازات سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اسلام کے دامن میں پناہ لو یہ سیدھا سادہ انداز تبلیغ افریقی عوام کے دلوں میں گھر کر گیا اور وہ مغربی مشنریوں کی تمام زر پاشیوں اور انتہائی کوششوں کے علی الرغم جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اور اللہ تعالےٰ جب کسی بندے کو اپنی سب سے بڑی نعمت اسلام سے بہرہ ور کر دے تو اس کے قدموں کو صراط مستقیم سے کون متزلزل کر سکتا ہے۔"

اس طویل اقتباس میں سب کچھ کہا گیا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اسلام کی طرف یہ رجحان کس طرح پیدا ہوا ہے وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کی سادہ اور مبنی بر مساوات تعلیم سے افریقی غیر مہذب لوگوں اور ان کے رہبروں کو آشنا کیا ہے یہ ٹھیک ہے کہ مشرقی افریقہ میں جس طرح ہندو اور سکھ کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح بھارت اور پاکستان کے مسلمان بھی موجود ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے ان کی اپنی حالت بھارت و پاک کے مسلمانوں سے بھی اس لحاظ سے قابل رشک نہیں ہے کہ وہ سر سے پاؤں تک خود مغربیت میں غرق ہیں۔ ابھی حال ہی میں پاکستانی اخبارات میں افریقہ کے ان مسلمانوں کے افسوسناک حالات شائع ہوتے تھے اسلئے یہ سوال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ افریقی اقوام اور قبائل جو عیسائیت کے علی الرغم اسلام سے متاثر ہو رہی ہیں۔ اسلام کی تعلیمات سے ان کو کون آشنا کر رہا ہے۔ خود معاصر مذکور لکھتا ہے۔

"عہد گذشتہ کے مسلمان حکمرانوں کی ایک افسوسناک کمزوری یہ رہی ہے کہ انہوں نے "فراخ حوصلگی" یا رواداری کے جنون میں اسلام کی تبلیغ سے ہمیشہ غفلت برتی۔ اگر وہ ذرا بھی تبلیغ اسلام کے اس فرض کو پہنچانتے جو اللہ تعالےٰ نے ہر مسلمان پر عائد کیا ہے تو آج سارا ہندوستان، یورپ کے اکثر ممالک، اور براعظم افریقہ پر اسلام کا لوائے عظمت سر بلند ہوتا۔ شمالی افریقہ اسلام کے ابتدائی دور سے مسلمانوں کے زیر نگیں رہا اور یہاں کئی عظیم الشان سلطنتیں قائم ہوئیں۔ لیکن تبلیغ اسلام کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اور مغربی مشنریوں کے بیان کے مطابق چند سال پیشتر تک اسلام زیادہ تر شمالی افریقہ کے عرب ممالک تک محدود رہا۔

(روزنامہ انجام کراچی ۱۱/ جولائی ۱۹۶۰ء)

اس سے ظاہر ہے کہ معاصر کے نزدیک گذشتہ مسلمانوں کی یہی بڑی غلطی رہی ہے کہ انہوں نے تبلیغ و اشاعت اسلام میں کوئی باقاعدہ دلچسپی نہیں لی ورنہ تمام دنیا آج حلقہ بگوش اسلام ہو جاتی۔ حالانکہ آج سے چند صدیاں پہلے مسلمان دنیا پر قوت قاہرہ بن کر چھائے ہوتے تھے۔ اگر سیاست کو تبلیغ سے تعلق ہوتا تو ضرور تھا کہ جہاں جہاں مسلمانوں کی حکومت تھی سب لوگ مسلمان ہوتے۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان میں اگرچہ اسلامی قوت کا مرکز دہلی رہا ہے۔ دہلی کے ارد گرد کے علاقہ میں اسلام اتنا کامیاب نہیں ہوا جتنا دوسرے علاقوں میں ہوا ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر اسلام کی اشاعت ہوئی ہے۔ سیاست کے ذریعہ قطعاً نہیں ہوئی بلکہ ان درویشوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے جنہوں نے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ اسلئے بعض عیسائی پادریوں کا یہ کہنا کہ افریقی قبائل کسی سیاسی خیال سے اسلام قبول کر رہے ہیں اور ان کا اس کا ناطہ کسی مصری، روسی، سیاسی تحریک سے جوڑنا محض حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے ہے واقعہ یہ ہے کہ افریقی لوگ اسلام کو عیسائیت پر اسلام کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ترجیح دے رہے ہیں اور باقی اسباب جن کی طرف یہ پادری توجہ دلاتے ہیں وہ اگر کسی حد تک موجود بھی ہیں تو ضمنی ہیں۔

اصل حقیقت یہ ہے جیسا کہ معاصر نوائے وقت کے امریکی نامہ نگار مسٹر حفیظ نے اپنے متذکرہ بالا مضمون میں بیان کیا ہے افریقہ میں جماعت احمدیہ نہایت موثر اور وسیع پیمانہ پر تبلیغ و اشاعت کا منظم کام کر رہی ہے جس کے کوائف الفضل میں آئے دن کسی قدر تفصیل کے ساتھ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض معاندین احمدیت اہل علم حضرات احمدیت کی افریقہ میں تبلیغ کی تنقیص کے لئے تنکوں کا سہارا لیتے ہیں اور یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ افریقہ میں اسلام یا تو خود بخود [illegible]

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء — بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے تھے کہ کسی نے دودھ پیش کیا۔ آپ کا طریق تھا کہ پہلے آپ کچھ دودھ پی لیتے اور پھر مجلس میں جو شخص دائیں طرف بیٹھا ہوتا اس کو دیتے اور پھر اس سے دوسرے لوگ بھی لے لیتے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن وہ بائیں طرف بیٹھے تھے۔ اور دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے چاہا کہ حضرت ابوبکرؓ کو پہلے پیالہ دیں۔ اس لئے اس نوجوان کو آپ نے کہا کہ طریق تو میرا یہی ہے کہ دائیں طرف والے کو مقدم کیا جائے لیکن اگر تم اجازت دو تو ابوبکرؓ کو دودھ دے دوں۔ وہ نوجوان کہنے لگا یا رسول اللہ یہ حکم ہے یا آپ پوچھ رہے ہیں۔ فرمایا حکم تو نہیں لیکن میں نے پوچھا ہے۔ اس پر اس نوجوان نے کہا اگر پوچھتے ہیں تو پھر

تبرک کو کون چھوڑتا ہے۔

حضور اسے میرے حوالے کریں۔ اب یہ کچھ چھوٹی سی چیز تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے تھے کہ اگر تم چاہو تو ابوبکر کو دیدوں لیکن وہ کہتا ہے کہ میں نے تو تبرک نہیں چھوڑنا تو جو تبرک کو نہیں چھوڑتا وہ شہادت کو کہاں چھوڑے گا۔ اسلام ایک طرف تو کہتا ہے کہ شہادت بڑی اچھی چیز ہے اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ یہ یہ لوگ شہید ہیں لیکن ساتھ ہی فرماتا ہے کہ یہ دعا کرو کہ اے اللہ مجھے ہیضہ سے بچا۔ غرق ہونے سے بچا۔ طاعون سے بچا۔ جلنے کی موت سے بچا کہ یہ اچانک اموات ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان

دونوں شہادتوں میں فرق ہے

ان شہادتوں سے مراد وہ شہادت نہیں جس کی ہر ایک کو تمنا ہوتی ہے۔ وہ شہادت اور ہے جس کے لئے لوگ دعا کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپؓ دعائیں کیا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر۔ صحابہؓ کا یہ تسلیم شدہ فیصلہ ہے کہ خلیفہ کو لڑائی کی جگہ پر نہیں جانا چاہیئے۔ اب ان کی شہادت کی دعا کے یہ معنے تھے کہ کوئی شخص جیتا جاگتا مدینہ کو فتح کرے اور مدینہ میں گھس کر ان کو شہید کر دے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت عمرؓ کی دعا اس رنگ میں قبول کر لی کہ ایک کافر کے ہاتھوں آپ کو شہادت دلوادی اور مدینہ کو محفوظ رکھا۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ آپ نے یہ کہا ہو کہ یا اللہ مجھے ہیضہ ہو جائے۔ مجھے طاعون ہو جائے۔ مجھ پر مکان آپڑے۔ کیونکہ وہ اور چیز ہے تو درحقیقت اچانک موت کی طرف لوگوں کی انگلیاں اٹھتی ہیں۔ اور وہ اس رنگ میں شہید ہوتے ہیں۔ اگر کوئی جلدی فوت ہو جائے یا کسی کو ہیضہ یا طاعون ہو جائے تو طبیعت میں رحم پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں خدا تم رحم فرمائے۔ فلاں شخص جلدی مر گیا۔ نہ رشتہ داروں سے رخصت ہونے کا اسے موقعہ ملا نہ کسی قسم کی وصیت کر سکا۔ تو اس قسم کے حادثات جو پیش آتے ہیں۔ ان پر لوگوں کی انگلیاں اٹھنے لگتی ہیں۔ غرض

شہادت کا مفہوم

سب میں مشترک پایا جاتا ہے کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی رنگ میں ایک پر ان معنوں میں انگلی اٹھتی ہے کہ وہ اللہ کا مقرب ہے۔ اور ایک پر اس رنگ میں کہ وہ بڑا بہادر ہے اس نے اپنے مال کی حفاظت کی۔ بھاگا نہیں بلکہ مقابلہ کیا ایک اور پر اس لئے انگلی اٹھتی ہے کہ وہ ناگہانی موت سے مر گیا اور دوسرے پر اس لئے رحم آتا ہے کہ اسے رشتہ داروں کو ملنے کا کوئی موقعہ نہ ملا۔ گھر جا رہا تھا کہ راستے میں دیوار گری اور مر گیا۔ یا آگ لگی۔ اور مر گیا اور گھر نہ پہنچ سکا۔ ان سب چیزوں کی طرف انگلیاں اٹھتی ہیں۔ لیکن وجوہات الگ الگ ہیں۔ کسی جگہ دین کے لئے قربانی کی وجہ سے کسی جگہ بہادری کی وجہ سے اور کسی جگہ ترحم کی وجہ سے۔ اچانک حوادث سے بچنے کی اس لئے

دعا سکھلائی گئی ہے

کہ انسان اس میں مرنے سے پہلے وصیت نہیں کر سکتا۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر مومن کو وصیت کرنی چاہیئے اور قرآن کریم میں بھی اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مرتے وقت کی نصیحت ساری عمر کی نصیحت سے زیادہ اثر کر جاتی ہے۔ لیکن اچانک حادثے میں جو مر جاتے اس کو اس کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ گھر والے اس امید پر بیٹھے ہوتے ہیں کہ ابھی باہر سے آئیں گے۔ لیکن رپورٹ پہنچتی ہے کہ راستہ میں ان پر دیوار گر پڑی تھی۔ اب لاش لا رہے ہیں یا جہاز ڈوب گیا۔ پتہ نہیں ان کی لاش کہاں ہے۔ یا کارخانے میں کام کر رہا تھا مشین کے نیچے آگیا اور مر گیا یا آگ لگ گئی اور مر گیا۔ جو لوگ ایسے حادثات سے مر جاتے ہیں ان کی طرف رحم کی نظریں اٹھتی ہیں۔ اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ خدا ان پر رحم کرے۔ ایک شخص جو

مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے

اس کی طرف انگلی اٹھتی ہے۔ اس کی بہادری کی وجہ سے۔ اور جو خدا تعالےٰ کی راہ میں مارا جائے اس کی طرف انگلی اٹھتی ہے خدا تعالےٰ کے قرب کی وجہ سے۔ انگلیاں سب پر اٹھتی ہیں۔ لیکن وجوہات الگ الگ ہیں۔ اصل چیز تو انگلی کا اٹھنا ہے۔ اور جس کی طرف انگلی اٹھتی ہے وہ مشہور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہم اس کی گواہی دیتے ہیں

چند سوالات

فرمایا ایک دوست نے چند سوالات لکھ کر دیئے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ ایک غرض مند کسی امیر سے بغرض تجارت کچھ روپیہ لیتا ہے تو روپیہ دینے والا اس سے تجارت شروع کرنے سے قبل فیصلہ کر لیتا ہے کہ ایک ہزار کے بدلہ میں دس روپیہ ماہوار لوں گا اور اگر تجارت والے کو نقصان ہو جائے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہونگا۔ کیا یہ جائز ہے؟

فرمایا:۔

یہ صورت جو بیان کی گئی ہے۔ اس میں چونکہ ایک رقم مقرر کر لی گئی ہے۔ اس لئے ناجائز ہے۔

سوال نمبر ۲

ایک غرض مند روپیہ کی اشد ضرورت کے لئے اپنا مکان کسی دوست کے پاس ۱۰۰۰ روپیہ میں رہن رکھ دیتا ہے۔ اور دس روپیہ ماہوار مکان کا کرایہ دیتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

فرمایا یہ وہی صورت ہے جو پہلے تھی اگر اسے دونوں کو چھوڑنے کا حق نہیں تو یہ بھی سود ہے اور ناجائز ہے۔

فرمایا۔ عام طور پر جب لوگ اپنا مکان رہن رکھتے ہیں تو رہن رکھنے کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ آپ کسی اور کو جو کرایہ پر مکان دینگے تو مجھے ہی کرایہ پر دے دیں۔ اس پر وہ اسے کرایہ پر مکان دے دیتا ہے۔ اور ایک رقم مقرر کر لیتا ہے۔ یہ صاف اور سیدھی بات ہے کہ جو شخص کسی جگہ روپیہ لگائے گا۔ وہ ضرور دیکھے گا کہ آیا مجھے اس سے کوئی معقول منافع ملتا ہے یا نہیں اس حد تک تو کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر شرح مقرر کر دی جائے اور کہا جائے کہ میں تم سے اتنے روپے ماہوار لوں گا۔ اور یہ رقم تم پر واجب ہوگی تو یہ سود ہوگا۔ لیکن اگر صورت یہ ہو۔ کہ کرایہ دینے والا یہ کہے کہ اگر مجھے معلوم ہوا کہ اس مکان سے سستا مکان مجھے کوئی اور ملتا ہے۔ تو میں اس مکان کو چھوڑ دوں گا۔ اور وہاں چلا جاؤں گا۔ یا اگر مکانات کا کرایہ کم ہوا تو میں بھی کم کر دوں گا۔ اور اگر کم نہ کرو گے تو مکان چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ یا اگر مکان کا کرایہ بڑھ گیا۔ تو اس کے مطابق بڑھا دونگا۔ اس طرح اگر مالک مکان کو یہ اختیار ہو کہ اگر کرائے بڑھ جائیں اور کرایہ دار کرایہ نہ بڑھائے۔ تو وہ اس کو نکال دے تو اس صورت میں مکان بندھے ہوئے نہیں ہوں گے اور ایسی صورت میں کرایہ پر اس آدمی کو مکان دے دینا جائز ہے۔ لیکن اگر کرایہ باندھ دیا ہے۔ اور وہ شخص

اس کا لازماً پابند ہے

کہ اسے اتنا ہی روپیہ باقاعدہ ادا کرنا ہوگا جب تک کہ وہ تمام روپیہ ادا نہ کرے۔ تو یہ سود ہو جائے گا۔ ایسی غلطی انجمن سے بھی ہوئی ہے۔ میں نے انجمن کو فتویٰ دیا تھا کہ تم اس طرز پر مکانات رہن لے سکتے ہو۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے مکانوں کو باندھنا شروع کر دیا اور کہا کہ جب تک تم روپیہ ادا نہ کرو گے تمہیں اتنا روپیہ ماہوار

باقاعدہ کرایہ ادا کرنا پڑیگا

میں نے ان کو اس سے منع کیا اور کہا میرا مطلب تو یہ تھا۔ کہ تم اس شخص کو مکان دے کر پھر اسے مجبور نہ کرو کہ اسی شرح کے مطابق روپیہ ادا کرتا رہے۔ اور جب تک سارا روپیہ واپس نہ کرے اس مکان کا کرایہ ادا کرتا رہے بلکہ اسے یہ اجازت ہونی چاہیئے کہ اگر اسے کسی جگہ سستا مکان ملتا ہے تو اسے چھوڑ کر چلا جائے۔ یا اگر مکان کے کرائے سستے ہو جائیں۔ تو

تو وہ اس کے کرایہ کو کم کر دے۔ اس طرح یہ سود نہیں رہے گا۔

مثلاً ایک شخص نے اپنا مکان تمہارے پاس گرو رکھا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں اس مکان میں رہنا چاہتا ہوں۔ تم مجھ سے دس روپیہ کرایہ لے لو۔ اگر چند دن کے بعد حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ کرائے گر جاتے ہیں اور جو دس روپے ادا کرتا تھا پانچ ادا کرنے لگ گیا ہے تو

اس کا بھی حق ہوگا

کہ وہ کہے کہ میں بھی اب پانچ روپیہ کرایہ ادا کروں گا۔ اور اگر تم اس بات پر راضی نہیں تو میں مکان چھوڑ دیتا ہوں۔ اس صورت میں وہ آزاد ہے۔ اسی طرح دوسری طرف اگر کرائے بڑھ گئے ہیں۔ اور بجائے دس کے بیس ہوگئے ہیں تو سود کی صورت میں کرایہ لینے والا مجبور ہوگا کہ دس روپے لے لیکن آزاد صورت میں وہ کہے گا کہ اب بیس روپے کرایہ ہوگیا ہے۔ اس لئے تم مجھے بیس روپے ادا کرو اور اگر نہیں کر سکتے تو اس کو چھوڑ دو یہ صورت سود کی نہیں ہوگی۔

سیٹھ اسماعیل صاحب آدم نے فرمایا کہ:۔

"بمبئی میں ایک قوم "پودا" ہے ان میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی دوسرے شخص سے قرض لیتا ہے۔ تو واپسی کے وقت پندرہ بیس روپے زائد دے دیتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک سنّت

حضور نے فرمایا:۔

یہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس طرح ضرور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر تم پر کسی نے احسان کیا ہے تو تمہیں بھی نیک سلوک کرنا چاہیئے یہ سود نہیں کیونکہ سود تو وہ ہے جو مقرر ہو۔ اگر ہم اس طرح کرنے لگیں۔ تو قرضے کی مشکلات ہی دور ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ہر شخص سمجھتا ہوگا۔ کہ اس نے میرے ساتھ احسان کرنا ہے۔ اس لئے وہ کہے گا کہ روپیہ لے لو۔ پس یہ صورت پسندیدہ ہے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی سے روپیہ لیا۔ اور جب واپس کیا تو ساتھ کچھ زائد رقم بھی دیدی اس نے کہا حضور میں تو یہ رقم بھی لینا نہیں چاہتا تھا کجا یہ کہ ساتھ زائد رقم ہو آپ نے فرمایا یہ مسنون طریق ہے۔ رسول کریم صلعم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

نظر لگ جانے سے کیا مراد ہے

فرمایا ایک دوست نے لکھا ہے کہ نظر لگ جانے کا نظریہ کہاں تک صحیح ہے۔ اور اگر کوئی گائے یا بھینس دودھ کم دینے لگے تو لوگ کہتے ہیں نظر لگ گئی۔ اسی طرح چھوٹے بچے کے پیٹ میں درد ہو یا وہ روتا زیادہ ہو تو کہتے ہیں اس کو نظر لگ گئی ہے۔ اگر فصل اچھی یا خراب ہو جائے تو اسے بھی نظر لگنا کہتے ہیں۔ اس کا کیا مفہوم ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

جہاں تک میرا تجربہ ہے اور جہاں تک میں نے اس پر غور کیا ہے اور اس علم کا خود بھی مطالعہ کیا ہے

میں سمجھتا ہوں

کہ نظر مسمریزم کا نام ہے۔ جب کسی چیز کی طرف انسان کی توجہ زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے اور اسکے خیالات دوسرے کی طبیعت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص کوئی چیز کھا رہا ہے اور دوسرے کا اس طرف دھیان ہے اور اسے دیکھکر اس کا دل چاہتا ہے کہ وہ کھائے۔ تو جب کسی شخص کے دل میں اس قسم کی حرص پیدا ہوتی ہے کہ کاش فلاں چیز میں کھاتا تو اگر اس کی طبیعت اس قدر لالچی ہوگی کہ اس کی توجہ پوری طرح ادھر لگ جائے گی کہ یہ کھا رہا ہے اور میں نہیں کھا رہا۔ تو دوسرے آدمی کی طرف اسکے خیالات منتقل ہو جائیں گے اور اس کی طبیعت میں انقباض پیدا ہو جائے گا۔ اور جو چیز اس انقباض کی حالت میں کھائے وہ لگتی نہیں اور جب کوئی چیز لگے نہ تو لازمی طور پر نقصان ہوتا ہے۔ پس

یہ تو ایک حقیقت ہے

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے خود اسکا تجربہ کیا ہے اور اس کے عجیب عجیب نظارے دیکھے ہیں۔ کئی دفعہ میں نے ان کا اپنی تقریروں میں بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً کسی کے ہاتھ جوڑ دئے اور کہا کہ اب ہاتھ کھولو۔ لیکن باوجود کوشش کے اسکے ہاتھ کھل نہیں سکتے۔ بیٹھے ہوئے پر اثر ڈالا اور کہا کہ اب تم اٹھ نہیں سکتے۔ آنکھیں بند کر دی ہیں تو نہیں کھلتیں۔ زبان بند کر دی ہے اور کہتا ہوں بات کرو لیکن نہیں کر سکتا

غرض یہ واقعہ ہے کہ خیالات دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں اور اسکے نتیجہ میں نظر لگنا ٹھیک ہے

مسمریزم کا اثر

بالا رادہ ہوتا ہے۔ لیکن توجہ کے معنے یہ نہیں کہ کسی شخص کے خیالات کسی ایک طرف مرکوز ہو جائیں بغیر اس کے کہ اس پر مسمریزم سے اثر ڈالا جائے۔ اور یہ چیز عام ہوتی ہے۔ میں پچھلے سال ڈلہوزی میں تھا میرے ہاتھ میں کوئی کھانے کی چیز تھی وہ گر گئی۔ یکدم میری ایک لڑکی اور اس کی والدہ کی ہنسنے کی آواز آئی میں نے اسکی والدہ سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ یہ لڑکی کہتی ہے کہ جب میں ابا جان کی طرف دیکھتی ہوں تو ان کے ہاتھ میں جو چیز ہو گر جاتی ہے۔ اور جب اس نے یہ کہا تو اسی وقت وہ چیز گر گئی اس سے ہم ہنس پڑے میں اس کو ہم حرص اور لالچ کا نتیجہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ میرے ساتھ مل کر کھاتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کچھ مخلوط جذبات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اسطرح ہو جاتا ہے تو۔

یہ چیزیں ایسی ہیں

جو مشاہدات میں روزانہ آتی ہیں پس نظر لگ جانا ٹھیک ہے اور اس کا علاج بھی مقابل کی توجہ سے کیا جا سکتا ہے اس دوست نے بھینس کے متعلق اور اسی طرح اور چیزوں کے متعلق پوچھا ہے۔ ان پر بھی اسی طرح اثر ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی کی بھینس دیکھتا ہے جو بہت دودھ دیتی ہے اور اس کے گھر میں بھی ایک بھینس ہے لیکن وہ کم دودھ دیتی ہے تو اس کے دل میں غصہ اور نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اس کا اثر جانور پر جا پڑتا ہے اور اس کا دودھ سوکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہی نظر لگنا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے حضور کو نبی سمجھتے ہوئے پہلے بھی بیعت کا ایک خط لکھا تھا اور اب پھر بیعت کی درخواست پیش کرتا ہوں۔

فرمایا یہ بات ٹھیک نہیں ایسا کرنے والے خدا کے فیصلہ کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں جو چیز خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے مومن کو اس کے متعلق بات ہی نہیں کرنی چاہئیے کیونکہ اس طرح گناہ ہوتا ہے اگر میں نبی ہوں تو کیا خدا تعالیٰ مجھے نہیں کہہ سکتا کہ تم نبی ہو۔ یہ محض جذباتی چیز ہے۔

مومن کو اس سے بچنا چاہیئے

میں نے دیکھا ہے میرے پاس کئی لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں خواب میں کہا ہے کہ جاؤ اور خلیفۃ المسیح الثانی سے ایک ہزار روپیہ لے لو۔ میں انہیں یہی جواب دیا کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہو کہ وہ مجھے خود فرما جائیں۔ تم لینے والے ہو اور میں دینے والا ہوں چاہیئے تو یہ کہ وہ میرے پاس آتے اور کہتے کہ فلاں کو اتنا روپیہ دے دو۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان سے غلطی ہوگئی ہے تھوڑے ہی دن ہوئے ایک عورت آئی اور اس نے اسی طرح کہا۔ میں نے اسے ۲۰ روپے دے دیئے۔ اور کہا کہ میں یہ خواب کی بنا پر نہیں دے رہا۔ بلکہ اس لئے دے رہا ہوں کہ تم محتاج ہو۔ یہ حضرت صاحب سے غلطی ہوئی کہ خواب میں تمہارے پاس چلے گئے۔ اصل میں انہیں میرے پاس آنا چاہیئے تھا۔ تو مومن کو۔

اپنے جذبات ہمیشہ دبا کر رکھنے چاہئیں

اور خدا تعالےٰ کے منشا کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر احمدی والدین کے لئے دعا نہیں کرنی چاہیئے فرمایا میں تو ان کے لئے دعا کا قائل ہوں۔ قرآن شریف نے صرف یہ کہا ہے کہ مشرک کے لئے دعا نہیں کرنی چاہیئے۔

باقی غیر احمدی والدین کے لئے انسان ہر وقت دعا کر سکتا ہے۔ بلکہ اسے کرنی چاہیئے

قربانی کے مطالبہ کی غرض

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اسلام کہتا ہے کہ قربانیوں کا مطالبہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ تمہیں مصیبتوں سے بچائیں اور سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرائیں"

ہر ایک چاہتا ہے کہ اسے سکھ اور آرام حاصل ہو اور ہر قسم کی مصیبت اور تکلیف سے بچا رہے پس جو دوست اس نسخہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ حتی المقدور قربانی میں دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں تحریک جدید کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیوں کا میدان آپ کے سامنے ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرا بچہ عزیزم نعیم اللہ عمر ۸ ماہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے ایک دو روز سے حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میری درخواست ہے کہ وہ عزیز کی صحت اور شفایابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

عنایت اللہ کارکن نظارت تعلیم ربوہ

(۲) عزیزم مختار احمد ابن میاں محمد بشیر صاحب مگوں پر ایک مقدمہ دائر ہے احباب باعزت بریت کے لیے دعا فرما دیں۔

خاکسار عبد الرحیم از چنیوٹ

مقدسین کے فوٹو

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی اے واقف زندگی قادیان)

نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے ضرورت حقہ کے ماتحت اپنا فوٹو اتروایا تو علماء کی ایک بڑی تعداد نے اس فعل کو ناجائز اور خلاف شریعت قرار دیا اور اس وجہ سے حضرت اقدس علیہ السلام کو ہدف اعتراض بنایا۔ لیکن تھوڑی مدت کے بعد ہی فوٹوگرافی کے متعلق اکثر علماء اسلام کا نظریہ بدلتا گیا اور اب تو یہ حالت ہے کہ شاذ ہی کوئی مشہور عالم ہوگا۔ جو اس مفید اور کارآمد فن سے فائدہ اٹھانے کو قابل اعتراض قرار دیتا ہو۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فوٹوگرافی کے جواز و استحسان میں علاوہ دیگر باتوں کے یہ بھی تحریر فرمایا کہ نئے علوم کی روشنی میں مغربی ممالک میں ایسے ماہرین فن پائے جاتے ہیں جو تصویر یا فوٹو دیکھ کر کسی شخص کے اخلاق واطوار کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام کے فوٹو سے بہت سے قیافہ شناس آپؑ کی شخصیت کی پہچان اور آپؑ کے علو مرتبت کے معترف ہو چکے ہیں۔

(۲)

گزشتہ ماہ کے اواخر میں یعنی ۲۸ر جولائی کو علامہ نیاز فتحپوری صاحب ایڈیٹر نگار لکھنو قادیان تشریف لائے۔ انہوں نے اس مقدس بستی میں اپنے نہایت مختصر قیام میں علاوہ دیگر حقیقت افروز باتوں کے یہ بھی فرمایا۔ کہ وہ بذریعہ فوٹو قیافہ شناسی کے علم سے واقف ہیں اور یہ کہ سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے متعلق جس چیز نے انہیں **بہت زیادہ متاثر** کیا وہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام کا فوٹو ہے۔ جونہی ان کی نظر حضورؑ کے فوٹو پر پڑی ان کے منہ سے بے ساختہ یہی نکلا کہ یہ دنیا کی عظیم شخصیت ہے۔

He is a great man.

اس کے بعد ان کو احمدیت کے متعلق توجہ اور شوق سے مطالعہ کا موقعہ ملا اور انہوں نے وابستگان احمدیت کو قریب سے دیکھ کر بھی اس سلسلہ کے متعلق اندازہ لگایا۔ بہرحال سب سے پہلی چیز جو علامہ محترم کے لئے جاذب توجہ اور لائق تحسین ثابت ہوئی وہ **حضور اقدس علیہ السلام کا فوٹو تھا۔**

گفتگو کے دوران میں علامہ محترم نے ایک اور ضروری بات بھی فرمائی۔ کہ احمدیت کے قریبی مطالعہ کے بعد وہ اس نتیجہ پہ پہنچے ہیں۔ کہ احمدیہ جماعت کے جس قدر مخالفین ہیں۔ ان میں سے ایک دو فی صدی بھی ایسے نہیں جنہوں نے جماعت کا ذاتی اور قریبی مطالعہ کیا ہو۔ اور وہ اس جماعت کی مخالفت علی وجہ البصیرت کرتے ہوں ان کی مخالفت کی اصل بنیاد سنی سنائی باتوں پر ہے اور جو کچھ احمدیت کے خلاف لکھا اور کہا جاتا ہے وہ اکثر غلط اطلاعات اور ناسمجھی کی وجہ سے ہے۔

(۳)

علامہ نیاز تو خیر! ماہرین فن سے ہیں اور انہوں نے فنی اعتبار سے حضرت اقدس علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر آپؑ کے متعلق اپنا نظریہ قائم کیا۔ لیکن بہت سے اور واقعات بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ اس فن کے ماہر نہیں۔ وہ بھی آپؑ کا فوٹو دیکھ کر آپؑ کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ تقریباً چار سال سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک توہین آمیز اور جماعت احمدیہ کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا ٹریکٹ شائع کرنے کی وجہ سے ایک مقدمہ پنڈت کنج لال کے خلاف گورداسپور میں دائر ہے۔ اس تعلق میں پہلے اے۔ڈی۔ ایم صاحب گورداسپور کی عدالت میں تقریباً دو سال تک مکرم ملک صلاح الدین صاحب اور خاکسار کی شہادتیں ہوتی رہیں اور پنڈت کنج لال پر فرد جرم لگنے کے بعد اب اسسٹنٹ سیشن جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں اس مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ جب یہ مقدمہ اے ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں چل رہا تھا۔ تو ایک دفعہ لنچ کے وقفہ میں کنج لال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کمرہ عدالت میں مختلف کتب کے حوالہ جات پیش کر کے زہر آلودہ گفتگو کر رہا تھا اور اس کے ارد گرد کئی اہل کار اور بعض دیگر سامعین تھے۔ اسی دوران میں اس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کی کتاب "سلسلہ احمدیہ" نکال کر اس میں سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفائے عظام کے فوٹو حاضرین کو جو سکھ اور ہندو تھے دکھائے یہ عجیب بات ہے کہ جونہی ان کی نظر ان فوٹوؤں پر پڑی۔ ان کے خیالات میں جو غلط پراپیگنڈا سے متاثر تھے **فوراً تبدیلی آگئی** اور بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کہ اس فوٹو میں تو مرزا صاحبؑ **ایک سنت اور مہاتما** نظر آتے ہیں اور ان کے خدوخال میں ایک خاص جاذبیت اور تاثیر معلوم ہوتی ہے یہ الفاظ سن کر کنج لال بھی خاموش ہو گیا۔

(۴)

اسی مقدمہ کی سماعت جب اسسٹنٹ سیشن جج صاحب کی عدالت میں ہو رہی تھی اور کنج لال ہمارے بیانات پر جرح کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریرات ریکارڈ کر رہا تھا جن میں حضور علیہ السلام نے اپنی بیماریوں اور علالت طبع کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں اور اپنی طرف سے شیخی بگھار رہا تھا کہ اس کے اپنے زیر الزام ٹریکٹ میں حضورؑ کی بیماریوں کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ آپؑ کی اپنی تحریرات سے صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ عدالت کا وقت ختم ہونے کو تھا کہ اس نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی کی کتاب "ذکر حبیب" اٹھائی اور اس میں سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو نکال کر جج صاحب کے آگے رکھا اور کہا کہ یہ مرزا صاحبؑ کی تصویر ہے جج صاحب نے فوٹو دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ فوٹو تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اس پر تو بیماری کے اثرات نظر نہیں آتے۔

اس کے بعد اس نے حضرت اقدسؑ کے خلفاء کے فوٹو بھی اسی کتاب سے نکال کر دکھائے اور ان کے متعلق بھی جج صاحب نے عمدگی کا اظہار کیا گویا بعض تحریرات سے غلط طور پر جو تصویر کنج لال کھینچنا چاہتا تھا۔ اس پر سے فوٹو کے سامنے آنے سے پردہ ہٹ گیا اور حقیقت واشگاف ہو کر سامنے آگئی۔

یہ **تین واقعات** اختصار کے ساتھ اس لئے پیش کئے گئے ہیں۔ کہ فوٹوگرافی کی حکمت احباب کے سامنے واقعاتی رنگ میں آسکے احباب سے یہ بھی درخواست ہے کہ ایک نہایت اہم مقدمہ کنج لال کے شائع کردہ ٹریکٹ "زمین کی پکار" کے متعلق عدالت میں چل رہا ہے۔ جو اب آخری مراحل پر ہے۔ احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں سلسلۂ حقہ کو کامیابی بخشے۔ اور معاندین کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور حق کا بول بالا ہو۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں۔

جماعت کے نوجوانوں میں دینی شغف۔ کام کرنے کا جذبہ اور سلسلہ کے اہم مسائل سے واقفیت پیدا کرنے کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن کے خدام کی ایک تربیتی کلاس منعقد کی جا رہی ہے۔ جو ۱۴ر اگست ۶۰ء سے شروع ہو کر ۲۱ر اگست ۶۰ء تک جاری رہے گی۔ اس کلاس میں:-

★ خدام کو سلسلہ کے اہم مسائل سے روشناس کرایا جائے گا۔

★ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء شرکت فرما کر خدام کو تربیت دیں گے۔

★ جماعت کے متعدد سربرآوردہ اصحاب تقاریر فرمائیں گے۔

★ بیرونجات سے آنے والے خدام کے قیام وطعام کا بندوبست مقامی مجلس کی طرف سے کیا جائے گا۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن اپنی اپنی مجالس میں خدام کو اس کلاس میں شمولیت کی تحریک فرما دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام کو بھجوانے کی کوشش فرماویں۔ والسلام

خاکسار

معتمد علاقائی

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن

معرفت۔ دی سائیکل ہاؤس

نیلا گنبد۔ لاہور۔

اعلان نکاح

میرے محترم دوست اعجاز احمد صاحب اعجاز ابن میاں محمد اسماعیل صاحب ڈار ساکن گنج مغلپورہ کا نکاح حفیظہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیر محمد صاحب ساکن شام نگر چوبرجی لاہور سے بعوض مبلغ -/۱۵۰۰ روپے مہر مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۰ء مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور میں جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث رحمت وبرکت کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللھم آمین

عبدالرشید طارق

گنج مغلپورہ لاہور

پاکستانی مویشیوں کے لئے نئی غذا

کارخانوں میں پیدا ہونے والی ذیلی اشیاء جو بالعموم کسی کام نہیں آتی تھیں اب پاکستانی کاشتکاروں کی آمدنی بڑھانے . . . . . . اور ملک کی مویشی بانی کی صنعت کو ترقی دینے میں مدد دے رہی ہیں :-

پاکستان اور امریکہ کے ماہر ضلع گوجرانوالہ میں تجربے کر رہے ہیں ان سے انہوں نے فیصلہ کن طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ راب کو جو بہت کم قیمت ہے اور بڑی فراوانی سے دستیاب ہوتی ہے کارخانے کی ان دوسری ذیلی پیداواروں کے ساتھ جو اب تک کسی کام نہیں آتی ہیں مویشیوں کو فربہ کرنے کے لئے مفید طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

یہ تجربے گوجرانوالہ سے پانچ میل دور راہوالی کے شکر سازی کے کارخانے میں کئے جا رہے ہیں۔ ان تجربوں سے کاشتکاروں پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ اپنے مویشیوں کے چارے میں راب ملا کر بڑا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کاشتکار اپنے مویشیوں کے دانے چارے کے اخراجات فی جانور دو تین روپیہ روزانہ سے گھٹا کر بارہ آنے تک کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے گلوں کے گوشت اور دودھ کی پیداوار میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں راب ملا ہوا دانہ چارہ بھیڑوں اور مرغیوں کو بھی کھلایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں بھیڑ کے گوشت اون اور انڈوں کی پیداوار میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

اس تجرباتی کام کے ساتھ ہی ساتھ ایک توسیعی تعلیمی پروگرام پر بھی عملدرآمد ہو رہا ہے تاکہ تجربات کے نتیجے میں جو واقفیت حاصل ہو اس سے کاشتکاروں کو آگاہ کیا جا سکے۔ امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے کے توسیعی مشیر ڈبلیو۔ آسکر سیلرز اس تعلیمی پروگرام میں مدد دے رہے ہیں اور واشنگٹن اسٹیٹ یونیورسٹی کے تغذیہ حیوانات کے ماہر ڈاکٹر ایچ ایچ شنائیڈر اس تجرباتی کام میں اعانت کر رہے ہیں۔ اس میدان نیز دوسرے متعدد میدانوں میں واشنگٹن اسٹیٹ یونیورسٹی کے کام کے اخراجات آئی سی اے بین الکلیاتی تبادلے کے ایک پروگرام کے تحت برداشت کرتا ہے۔ اس پروگرام پر کوئی چھ لاکھ ڈالر کا صرفہ آتا ہے۔

راہوالی کے تجرباتی مرکز اور متعلقہ تعلیمی پروگرام کا بندوبست مویشی بانی کے کالج کا تغذیہ حیوانات کا شعبہ اور مغربی پاکستان کے زراعت اور مویشی بانی کے محکمے کر رہے ہیں۔ یہ پروگرام راب کے متعلق ایک خصوصی کمیٹی کی یک سالہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ کمیٹی صوبائی حکومت کے متذکرہ دونوں محکموں۔ مذکورہ تنظیمات دیہی، گوجرانوالہ کے شکر سازی کے کارخانے آئی سی اے اور بین الکلیاتی تبادلے کے پروگرام کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔

راہوالی میں نئی غذا دینے کے اس تجربہ کے پہلے ۹۱ دنوں میں جن بارہ بیلوں کو راب ملا ہوا چارہ کھلایا گیا ان کے وزن میں مجموعی طور پر ۱۲۱۷ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے یہ اضافہ فی بیل ۲۴۸ سے لے کر ۲۵ پاؤنڈ تک ہوا۔

اس تجربے میں جن بیلوں کو استعمال کیا گیا وہ بوڑھے اور از کار رفتہ جانور تھے۔ انہیں تقریباً ساٹھ ساٹھ روپے میں خریدا گیا تھا۔ ان میں سے ایک بیل کا وزن راب ملا ہوا راتب کھا کر ۷۶۸ پاؤنڈ سے بڑھ کر ۱۰۲۵ پاؤنڈ ہو گیا۔ ایک اور بیل کے وزن میں اوسطاً اضافہ سو پاؤنڈ سے زیادہ رہا۔ مختلف بیلوں کے اضافہ شدہ وزن میں جو فرق ہے اس کا سبب یہ حقیقت ہے کہ ان بیلوں کو چار گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ اور ہر گروہ کے چارے میں مختلف قسم کی چیزیں ملائی گئی تھیں۔

بنیادی اعتبار سے نیا چارہ کم خرچ ذیلی پیداوار پر مشتمل ہوتا ہے جن میں نہ صرف راب بلکہ دھان کا بھوسہ۔ گنے کا بھوسہ گنے کا پھوک بنولے سرسوں اور رائی کی کھلی شامل ہوتی ہے۔ ثانی میں چونے کے پتھر اور نمک کی تھوڑی مقدار بھی ملا دی جاتی ہے ہر جانور کو روزانہ تین پاؤنڈ سبز چارہ بھی کھلایا جاتا ہے۔

بیلوں کے وزن میں جو اضافہ ہوا ہے اور ان کے چارے پر جو لاگت آئی ہے ان کا تناسب اوسطاً فی پاؤنڈ ۱۴ آنے رہا ہے۔ تجربہ کنندگان نے جس چارے کو بہترین قرار دیا ہے اور اس کے استعمال سے جانوروں کے وزن میں جتنا اضافہ ہوا ہے اس پر فی پاؤنڈ لاگت آٹھ آنے سے کچھ زیادہ آتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ایک بیل کے وزن میں سو پاؤنڈ اضافہ کرنے پر محض پچاس روپے صرف ہوتے ہیں۔

جس چارے کے استعمال سے وزن میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے اس میں دس فیصدی گنے کا پھوک اور ۲۵ فیصدی راب شامل تھی۔

یہ چیزیں بعض دوسری ذیلی پیداوار کی طرح اب تک بیکار سمجھی جاتی تھیں یا پھر انہیں دوسرے کاموں میں کم منفعت بخش طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

مغربی پاکستان میں شکر صاف کرنے کے سلسلہ میں ایک ذیلی پیداوار کی حیثیت سے کوئی پچاس ہزار ٹن راب پیدا ہوتی ہے۔ اسے دوسری صنعتوں کی ذیلی پیداواروں کی محدود مقدار کے ساتھ ملانے پر دیکھا گیا ہے کہ اس میں غلہ کے برابر غذائیت ہوتی ہے۔ پاکستانی اور امریکی ماہروں نے حساب لگایا ہے کہ مغربی پاکستان میں جتنی راب فراہم ہوتی ہے اس کی غذائیت غلہ کی اس پیداوار کے مساوی ہے جو اوسطاً ایک لاکھ تیس ہزار ایکڑ سیرابی زمین پر پیدا ہو سکتی ہے۔

نئے چارے میں جو ذیلی پیداواریں استعمال کی جاتی ہیں وہ پاکستانی معیشت کے لئے نفع بخش منافع کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ وہ انسانوں کے استعمال کے لئے موزوں نہیں ہوتی ہیں۔ درحقیقت راب ملا ہوا چارہ کھلا کر کاشتکار اپنے مویشیوں کو فربہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ نہ صرف انسانوں کے استعمال کے لئے زیادہ غلہ پیدا کر سکتے ہیں بلکہ انسانی غذا میں گوشت دودھ اور لحمی اجزاء کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں جن کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔

پاکستانی فوج نے اس نئے چارے کے فوائد کو فوراً ہی جان لیا اور وہ اب نوشہرہ راولپنڈی اور لاہور میں اپنے مزرعوں پر مویشیوں کو راب استعمال کرا رہی ہے۔ فوج نے راولپنڈی اور لاہور میں دو پختہ تالاب بھی تعمیر کرائے ہیں جن میں سے ہر ایک میں ۱۵۰۰ من راب آتی ہے۔ لیکن کم صرفہ سے مویشیوں کا وزن بڑھانے کے اس تجربے سے ٹھوس ثبوت مل جانے کے باوجود پاکستان کے کاشتکاروں کو اس بات پر رضامند کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے کہ وہ راب کو چارے کے طور پر استعمال کریں۔ کیونکہ وہ عرصہ دراز سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ راب مویشیوں کے لئے مہلک ثابت ہوگی۔

چنانچہ اس منصوبہ پر کام کرنے والے پاکستانی اور امریکی کارکنوں نے عوام کو آگاہ کرنے کی ایک مہم شروع کی ہے تاکہ کاشتکاروں کو یہ یقین ہو جائے کہ انہیں اپنے مویشیوں کو یہ نئی غذا استعمال کرانا چاہیئے۔ مختلف تحصیلوں میں جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ پچھلے دنوں گوجرانوالہ کے ایک جلسے سے جس میں پندرہ سو کاشتکاروں نے شرکت کی تھی اس وقت کے وزیر زراعت و خوراک لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے خطاب کیا تھا۔

ضلع گوجرانوالہ میں منعقدہ سو سے زیادہ جلسوں میں کاشتکاروں کو یہ دکھانے کے لئے کہ نئی سانی کس طرح تیار کی جاتی ہے مظاہرے بھی کئے گئے ہر کاشتکار کو راب کا ایک ٹین دیا جاتا ہے تاکہ وہ اسے آزمائش کے طور پر اپنے مویشیوں کے چارے میں استعمال کرے۔ مویشیوں کی غذا کی حیثیت سے راب کی اہمیت بتانے کے لئے پمفلٹ، پوسٹر اور اشتہارات بھی تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

اس منصوبے پر کام کرنے والے پاکستانی اور امریکی ماہرین کو یقین ہے کہ مویشیوں کی غذا میں راب کا استعمال بڑھ جانے کی وجہ سے عنقریب ہی پاکستان میں مویشیوں کی پیداوار میں بڑا اضافہ ہو جائیگا۔ ان کے چارے کے اوسط اخراجات میں کمی آ جائے گی اور غلہ کے ذخیرے جانوروں کو کھلانے کی بجائے انسانوں کے استعمال میں آنے لگیں گے۔

اصلاح وارشاد کا مقامی نظام

ہر مقامی جماعت میں ایک مقامی انجمن ہوتی ہے۔ جس میں مختلف عہدیدار بصورت امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری وغیرہ مقرر ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں نظارت اصلاح وارشاد کی اغراض کی تکمیل کے لئے تمام مقامی جماعتوں میں سیکرٹریان اصلاح وارشاد مقرر ہونے ضروری ہیں۔ لیکن اگر کوئی بڑی جماعت ہو۔ جس میں صرف ایک شخص کے لئے سیکرٹری اصلاح وارشاد کا کام سرانجام دینا دشوار ہو تو اس کی امداد کے لئے نائب سیکرٹری مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ یا جماعت کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے زیادہ سیکرٹری مقرر کئے جا سکتے ہیں۔

اپنے اپنے حلقہ میں یہ مقامی عہدیدار وہی ذمہ داریاں اور فرائض بجالائیں گے جو ناظر اصلاح وارشاد کے ذمہ تمام جماعت کے متعلق عائد ہیں۔ سیکرٹریان کیلئے ضروری ہوگا کہ اپنی اپنی کارگذاری کا اندراج ایک رجسٹر میں باقاعدہ طور پر رکھیں۔ اور اپنے کام کے متعلق ناظر اصلاح وارشاد کو مقررہ فارموں پر باقاعدہ رپورٹ دیتے رہا کریں اور نظارت کی ہدایات پر عمل کریں۔ الغرض مقامی سیکرٹریان اصلاح وارشاد اپنے حلقہ میں جماعت کی ہر قسم کی دینی اور دنیوی تربیت و اصلاح میں تبلیغ کے ذمہ دار ہوں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ۔ ربوہ)

کتاب "حقیقۃ الشہادتین" کے متعلق اعلان

جن جماعتوں نے کتاب "حقیقۃ الشہادتین" مصنفہ حضرت مولوی فتح دین صاحب آف دھرمکوٹ بگہ طلب کی ہے نظارت ہذا ان کو مطلوبہ تعداد میں بھجوا رہی ہے۔ کتاب ملنے پر اطلاع بھجوائی جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

درخواست دعا: خاکسار کے اکلوتے بیٹے بسیم احمد کی ان دنوں صحت خراب رہتی ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ التماس ہے کہ بچے کی کامل صحت اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ (حمیدالدین احمد معرفت امروز ٹریڈرز ڈسٹرکٹ بی ایریا کراچی II)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمبر ۱۵۷۸۷: میں امۃ الرشید شوکت زوجہ چوہدری نور احمد صاحب عابد قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد سوائے حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ کے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اور کوئی نہیں۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو میری جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ امۃ الرشید شوکت بقلم خود 24/6/60

گواہ شد:- محمد شفیع بقلم خود ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب۔

گواہ شد نور احمد عابد ولد محمد ابراہیم صاحب خاوند موصیہ احمد نگر ضلع جھنگ حال کوئٹہ 2/1 پینڈ لائن کوئٹہ 24/6

نمبر ۱۵۷۸۸: میں ڈاکٹر عبد الرحمن ولد چوہدری فضل کریم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی بورے والا ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان حال احمد وال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29/6 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں۔ میرا گزارہ میری ملازمت کی آمد مبلغ -/۲۳۰ (دو سو تیس روپیہ) پر ہے میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد جو جائیداد بھی ثابت ہو اس کے 1/10 دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا۔

العبد ڈاکٹر عبد الرحمن محکمہ اسسٹنٹ سرجن ریلوے ہسپتال احمد وال کوئٹہ ڈویژن 29/6/60

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال کوئٹہ 29/6/60

گواہ شد شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ 29/6/60

نمبر ۱۵۷۸۹: میں احمد الدین ولد کریم دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ دس مرلہ زمین سکنی واقعہ محلہ دار الیمن ہے جو حضور کی طرف سے بطور عطیہ ملی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت بمعہ الاؤنس -/۵۶/۶ ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد احمد الدین دفتر تفسیر القرآن انگریزی ربوہ ضلع جھنگ 1/7/60

گواہ شد مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی ربوہ۔ 1/7/60

نمبر ۱۵۷۹۱: میں مسماۃ بھاگ بھری بیوہ مہر اچھی محمد خان قوم کملانہ سیال پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن بستی دریام ڈاکخانہ ڈب کلاں ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) بالیاں طلائی چار عدد وزنی ایک تولہ (۲) انگوٹھیاں طلائی تین عدد وزنی ۹ ماشہ (۳) چوڑیاں طلائی دو عدد وزنی چھ تولہ میزان ۷ تولہ ۹ ماشہ در -/۱۳۵ روپیہ فی تولہ۔ کل قیمت -/۴/۱۰۴۶ روپے (۴) قرض بذمہ محمد نواب خان پسر خود -/۶۰۰ روپے (۵) نقد جو میرے پاس موجود ہے -/۸۰۰ کل میزان -/۴/۲۴۴۶ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے نہ ہی میری کوئی ماہوار آمدنی ہے اپنے پسر محمد نواب خان کے ہاں سے معمولی اخراجات لیتی ہوں۔ سالم جائیداد -/۴/۲۴۴۶ کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء

الامۃ نشان انگوٹھا مسماۃ بھاگ بھری موصیہ

گواہ شد محرر کنندہ محمد نواب خان ریٹائرڈ تحصیلدار پسر موصیہ۔

گواہ شد ظفر اللہ خان نواسہ موصیہ بقلم خود

گواہ شد بشیر احمد خان پوتا موصیہ بقلم خود

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا یادگار مجلہ ۱۹۶۰ء

Souvenir 1960

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اس ماہ کے آخر تک اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک یادگار مجلہ Souvenir 1960 شائع کر رہی ہے۔ (۱) اس میں حضرت مسیح موعودؑ، خلیفۃ المسیح الاول و خلیفۃ المسیح الثانی، جماعت، قادیان، صحابہ کرام، اور جماعت کے تاریخی اور نادر فوٹو شائع ہونگے۔ علاوہ ازیں ملفوظات حضرت مسیح موعود اور جماعت کے اہل علم اصحاب کے مضامین شائع کئے جاویں گے۔

یہ مجلہ نہ صرف کراچی بلکہ ساری جماعت احمدیہ میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا کے تمام کناروں میں جہاں کہیں احمدیت موجود ہے یہ رسالہ جاتا ہے۔ اشاعت کے اعتبار سے بہت وسعت رکھتا ہے۔ اندرون ملک بیں بے شمار احمدی اور غیر احمدی تاجر، فرمیں اور کارخانے وغیرہ اپنے اشتہارات شائع کروا رہے ہیں۔ تاجر اصحاب کے لئے اشتہارات کا بڑا اچھا موقعہ ہے کیونکہ یہ رسالہ تاجر اور صنعت کار طبقہ میں بے حد مقبول ہے۔ اس لئے اگر تاجر اصحاب اشتہارات دینا چاہیں تو ان کے لئے نادر موقعہ ہے۔

نیز پاکستان کی تمام جماعتوں کے اطفال اور خدام کی ایک تصویری یادگار شائع کرنے کے لئے چند صفحات رکھے گئے ہیں۔ اس سیکشن کا نام Souvenir League ہے جو اطفال و خدام اپنی تصاویر شائع کروانا چاہیں وہ براہ کرم اپنی پاسپورٹ سائز فوٹو ارسال فرماویں۔ لیگ کی ممبرشپ کی فیس مبلغ -/۵/۱ روپے ہے یہ رقم جناب شیخ رشید احمد محمود۔ یونائیٹڈ موٹر سیل کمپنی۔ بندر روڈ کراچی کے نام بھیجی جانی چاہیئے۔

نیز اس مجلہ کے لئے اہم تصاویر درکار ہیں۔ کسی دوست کے پاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یا جماعت سے متعلق کوئی نایاب یا اہم تاریخی فوٹو ہو تو ہمیں بھیج دی جاوے۔ ایسی تمام تصاویر رسالہ شائع ہونے کے بعد واپس کر دی جاویں گی اور ایسے احباب کو رسالہ کی ایک کاپی بلا قیمت دی جاوے گی۔ تصاویر اور اشتہارات وغیرہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵ اگست ہے۔ نرخ اشتہارات مندرجہ ذیل ہے۔

پورا "۱۱ × "۹ آرٹ پیپر = -/-/۴۰۰ روپے۔ آدھا صفحہ = -/-/۲۰۰ روپے۔ چوتھائی صفحہ = -/-/۱۲۰ روپے

ترسیل زر کے علاوہ جملہ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جاوے۔

ضروری نوٹ:- خدام کی فوٹو اپنے قائدین کی معرفت گلاسی پیپر Glossy Paper contrasting black آنی چاہئیں۔ البتہ اطفال اپنی فوٹو براہ راست بھیج سکتے ہیں۔

مقبول احمد صاحب

Chairman Souvenir Committee

Ahmadiyya Hall, Magazine Lane, Karachi-3

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

پھیل رہا ہے اور یا کوئی سیاسی مہم اس کو تقویت دے رہی ہے۔ بیشک بعض پادریوں نے کھسیانہ پن کی وجہ سے احمدیت کے مقابلہ میں اپنی شکستوں اور اسلام کی ذاتی خوبیوں کی پردہ پوشی کے پیش نظر سیاسی مہموں کی افسانہ طرازی کی ہے تاہم افسانہ طرازی افسانہ طرازی ہی ہوتی ہے۔ اور جیسا کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے وہ اس راز کو یہ نہیں کہہ سکے کہ اسلام کی سادہ الامنی بہ مساوات تعلیم اتنے وسیع پیمانہ پر افریقی قبائل تک کس طرح پہنچ رہی ہے۔ ذیل میں ہم "اخبار سنڈے ٹریبیون" کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کا ایک حوالہ پھر درج کرتے ہیں جس سے جماعت احمدیہ کی افریقہ میں تبلیغی مساعی کا کچھ تصور ذہن میں آسکتا ہے۔

"مسلمانوں کے ایک فرقے یعنی جماعت احمدیہ کی شاخ کیپ ٹاؤن میں بھی قائم ہو گئی ہے۔ اس کے وجود کا مقصد تمام جنوبی افریقہ سے صلیب کے نام و نشان کو مٹا دینا ہے۔ اس تحریک کا ہیڈ کوارٹر پاکستان میں ہے اگرچہ احمدیوں نے آج کل افریقہ میں اپنی تبلیغی مساعی کو بالخصوص صحرائے اعظم کے جنوب میں واقع ممالک اور علاقوں پر مرکوز کر رکھا ہے تاہم دنیا بھر میں انکے بہت سے تبلیغی مشن قائم ہیں"

. . . .

"بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ اس وقت کے بعد سے اب تک یہ تحریک براعظم افریقہ میں بڑی مضبوطی سے اپنے پاؤں جما چکی ہے۔ آج صرف گھانا میں ہی ۱۵۰ مسجدوں کی تعمیر اور ۱۳ سکولوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ احمدی مبلغین مغربی، وسطی اور مشرقی افریقہ کے تمام علاقوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں۔"

. . . .

(باقی صفحہ ۶ پر)

بلجیم کو اپنی فوج کاٹنگا سے فوراً نکال لینے کی ہدایت

حفاظتی کونسل نے تونس اور لنکا کی قرارداد منظور کر لی

نیویارک ۱۰ اگست۔ کل حفاظتی کونسل نے چھ گھنٹے کے اجلاس کے بعد تونس اور لنکا کی مشترک قرارداد منظور کر لی جس کے ذریعہ بلجیم سے کہا گیا ہے کہ وہ فوراً اپنی فوج کاٹنگا سے نکال لے۔

قرارداد کے ذریعہ اقوام متحدہ کی فوج کو کاٹنگا میں داخل ہونے کا اختیار دیا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی سیکرٹری جنرل کو یہ یقین دلانے کی بھی ہدایت کی گئی ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج کانگو کی مرکزی حکومت اور صوبہ کاٹنگا کے باہمی جھگڑے میں کوئی دخل نہیں دے گی۔

تونس اور لنکا کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کو ایشیا افریقہ گروپ کی تائید و حمایت حاصل تھی۔ قرارداد پر رات بھر بحث جاری رہی۔ چنانچہ کل صبح چار بجے اس کی منظوری کا اعلان کر دیا گیا۔ قرارداد کے حق میں نو ارکان نے ووٹ دئیے کسی نے مخالفت نہیں کی البتہ اٹلی اور فرانس نے کسی طرف بھی ووٹ نہیں دیا۔

قرارداد کے متن میں کہا گیا ہے کونسل کی قرارداد پر پوری طرح عمل درآمد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کاٹنگا میں بھی اقوام متحدہ کی فوج داخل کر دی جائے۔ لیکن اس فوج کو کسی آئینی یا غیر آئینی جھگڑے میں مداخلت نہیں کرنی چاہئیے۔ قرارداد میں اقوام متحدہ کے سارے رکن ملکوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے منشور کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کونسل کے فیصلوں پر عمل درآمد کریں۔ قرارداد میں ان اختیارات کی توثیق کی گئی ہے جو کونسل کی پہلی قرارداد کے مطابق ہیمرشولڈ کو حاصل ہیں ہیمرشولڈ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ حسب دستور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش جاری رکھیں اور کونسل کی موجودہ قرارداد پر عمل درآمد کرنے کے لئے حفاظتی کونسل میں رپورٹ پیش کریں۔

کونسل نے تونس اور لنکا کی قرارداد منظور کر کے مسٹر ہیمرشولڈ کے اس نظریہ کی تائید کر دی ہے کہ حکومت کانگو بلجیمی فوج کے بل بوتے پر اقوام متحدہ کی فوج کے داخلے کی مخالفت کر رہی ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہیمرشولڈ کل عازم لیوپولڈ ویل ہو جائیں گے تاکہ ان وسائل کا انتظام کر سکیں۔ جن کی بنا پر بلجیمی فوج کو کاٹنگا سے نکالا جائے گا۔ وہ راستے میں ایمبرڈم (بلجیم) بھی ٹھہریں گے۔ مسٹر ہیمرشولڈ ہفتے کے دن کانگو سے نیویارک واپس آئے تھے تاکہ حفاظتی کونسل میں کانگو کے بارے میں رپورٹ پیش کر سکیں۔

اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کو ہدایت

راولپنڈی ۱۱ اگست۔ ناظم اعلیٰ مارشل لاء کے ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے جاری ہونے والے ایک اعلان میں اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ فوج اور فوجی عملہ کے متعلق کوئی خبر چھاپنے سے پہلے متعلقہ حکام سے اس کی تصدیق کر لیا کریں۔ اعلان میں کہا گیا ہے ”حال ہی میں فوجیوں کے متعلق غلط معلومات پر مبنی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ یہ حرکت افواہیں پھیلانے کے مترادف ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقائق معلوم کرنے میں پوری احتیاط نہیں کی گئی۔ لہذا اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کو ان کے اپنے مفاد کے پیش نظر یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ فوج یا فوجی عملے کے متعلق کوئی خبر شائع کرنے سے پہلے وزارت دفاع کے پبلک ریلیشنز یا مقامی کمانڈروں سے اصل واقعات معلوم کر لیا کریں۔

تصحیح:- راجہ ہومیوپیتھی کا اشتہار ”بے بی ٹانک“ ۱۰ اگست کے پرچہ میں شائع ہوا ہے اس میں قیمت غلطی سے ایک روپیہ ۲ چھپ گئی ہے اس کی اصل قیمت ایک روپیہ دس آنے ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینیجر الفضل)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

فضل احمد ابن چوہدری اکبر علی صاحب صحابی اوف بھیرو چیچی حال کنری

نوٹ:- اس خوشی میں مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

ابھی کراچی کو مغربی پاکستان میں ضم نہیں کیا جائیگا

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں کا اعلان

کراچی ۱۰ اگست۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے کل یہاں کہا ”اس مرحلہ پر کراچی کو صوبہ مغربی پاکستان میں ضم نہیں کیا جائے گا“ آپ نے کہا کراچی کا نظم و نسق گورنر مغربی پاکستان کے ماتحت ہوگا جو اس سلسلہ میں صرف صدر کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرے گا۔

گورنر مغربی پاکستان کل صبح یہاں سوال و جواب کے ایک اجلاس میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے اس اجلاس میں وفاقی علاقہ کراچی کے شہری اور دیہی علاقوں میں بنیادی جمہوریتوں کے چیئرمینوں نے شرکت کی۔

گورنر نے ایک اور سوال پر بتایا شہر میں ترقیاتی سکیموں کے متعلق یونین کمیٹیوں اور کراچی میونسپل کمیٹی کے درمیان ہر ممکن ہم آہنگی ہوگی۔ آپ نے کہا کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنیادی جمہوریتوں کی طرف سے پیش کردہ ان تمام تجاویز کو منظور کرے گی جو فنی لحاظ سے ٹھوس اور اقتصادی لحاظ سے قابل عمل پائی جائیں گی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

کامیابی

میرے بھائی مکرم محمد احمد صاحب انور بی اے ۱ سال سینئر ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن کے امتحان میں ۳۳۵ نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے . . . . اور جماعت کے لئے بابرکت کرے آمین

(محمود احمد سعید واقف زندگی وکالت تبشیر ربوہ)

نوٹ:- مکرم محمود احمد صاحب سعید نے اس خوشی میں مبلغ دو روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

اعانت الفضل

مکرم وحید الدین احمد صاحب [illegible] کراچی ۲ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم وحید الدین احمد صاحب کو دینی اور دنیاوی ترقی سے مالا مال کرے۔ آمین (مینیجر الفضل)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۷)

”ریورنڈ اے آر ہیمپسن نے جنہیں چرچ میں اسلام پر سند مانا جاتا ہے اسی ہفتہ کیپ ٹاؤن میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے احمدی مسلمان ایک جدید فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس فرقے کی کوشش یہ ہے کہ [illegible] اسلام کو اس طور سے پیش کیا جائے کہ زندگی کے جدید انداز کے باوجود یہ لوگوں کے لئے قابل قبول بن سکے۔ اس کوشش کا مقصد اسلام کو اہل یورپ کے لئے قابل قبول بنانا ہے.... مسٹر ہیمپسن نے مزید کہا (انجیل کے پیش کردہ مترجم) یسوع کی مخالفت میں احمدی بہت پیش پیش ہیں۔ غالباً ایک حد تک یہ ردعمل ہے خود عیسائیوں کے اس غیر فراخدلانہ رویہ کا جو وہ ماضی میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں اختیار کرتے رہے ہیں“

(”سنڈے ٹریبیون“ کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ)

بابت ۱۹ جون سنہ ۶۰ء

دعائے مغفرت

(۱) میرے ماموں محترم حکیم عنایت اللہ خاں صاحب مختصر سی علالت کے بعد ۵ اگست کو قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سادہ طبع لیکن نہایت راسخ الایمان احمدی تھے عبادت اور ذکر الٰہی سے بہت شغف تھا۔ پسماندگان میں بیوہ اور ایک بچی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کے اعزہ کا خود ہی حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(محمود احمد حامی ۳ میکلگن روڈ۔ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵